## سوال

(712) عورت کا درزی اور کپڑے والے دکانداروں سے بات کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کا کپڑے کے دکانداروں اور درزیوں سے گفتگو کرنے کا کیا حکم ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ یہ امید کی جاتی ہے کہ عورتوں کو چند نصیحتی کلمات سے نوازہ جائے۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کا دکاندار سے فتنے کے بغیر ضرورت کے مطابق گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عورتیں مردوں سے ضرورتوں اور ان معاملات میں گفتگو کریا کرتی تھیں ضرورت کے دائرے میں رہتے ہوئے لیکن جب اس میں ہنسی، مسکراہٹ اور نرمی ونزاکت اور فتنے میں بتلا کرنے والی آواز کی ملاوٹ ہو تو یہ حرام اور ناجائز ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو کہا تھا:

فَلا تَخضَعنَ بِالقَولِ فَيَطمَعَ الَّذى فى قَلبِهِ مَرَضٌ وَقُلنَ قَولًا مَعروفًا ﴿٣٢﴾... سورة الاحزاب

"بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے، اور وہ بات کہو جو اچھی ہو۔"

"قول معروف" سے مراد ہے کہ جسے لوگ اچھا سمجھیں اور ضرورت کے مطابق ہو لیکن جب اس سے زیادہ ہو یا وہ اس کے سامنے اپنے چہرے، کہنیوں اور ہتھیلیوں کو ننگا کریں تو یہ تمام حرام اور برے کام ہیں، اور فتنے کے اسباب اور زنا میں واقع ہونے کے ذرائع میں سے ہیں۔

لہذا اللہ سے ڈرنے والی مسلمان عورت پر لازمی ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور بیگانے مردوں سے ایسی گفتگو نہ کرے جو ان کو امید میں بتلا کرے اور ان کے دلوں کو فتنوں میں ڈال دے، اسکا ذمہ ہے وہ اس کام سے پرہیز کرے۔ اور جب وہ دکان یا ایسی جگہ جانا چاہے جہاں مرد ہوں وہ اسلامی عادات سے آراستہ ہو اور پردہ اختیار کرلے اور جب وہ مردوں سے گفتگو کرنا چاہے تو ان سے ایسی اچھی گفتگو کرے جس میں فتنہ اور کوئی خطرہ نہ ہو (فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[عورتوں کے لیے صرف]

**صفحہ نمبر 633**

محدث فتویٰ